# نظم

# انکسار حیدر کا

احمد شہریار

کبھی حریف پہ ہوتا ہے وار حیدر کا
تو ہاتھ چومتی ہے ذوالفقار حیدر کا

امیر، حضرت سجاد اور رضا و نقی
علی کے نام میں ہے لطف چار حیدر کا

یہ کہہ کے بنتِ اسد نے رکھا حرم میں قدم
ہے منتظر کوئی دیوار پار حیدر کا

میں بار بار پکاروں گا: یا علی مددی !
ارادہ میرا ہے اور اختیار حیدر کا

یہ چاند ٹھیک وسط سے ہوا ہے دو ٹکڑے
یہ معجزہ ہے نبی کا کہ وار حیدر کا

بچھی ہوئی ہے زمیں اب بھی اس امید کے ساتھ
کبھی تو آئے گا دلدل سوار حیدر کا

ابوتراب لقب پا کے عرش پر پہنچے
بڑے عروج پہ ہے انکسار حیدر کا

کہا کہ: کون ہے یہ شہریار نامی شخص
کہا: غلام ہے یہ خاکسار حیدر کا

# نبی کی خو ہیں علی

شاہد کمال

نبیؐ ہیں جسم تو اُس جسم میں لہو ہیں علیؑ
اگر نماز محمدؐ تو پھر وضو ہیں علیؑ

جو رقص میں تھی ازل سے لب مشیت پر
نبیؐ کے دل کی وہ دیرینہ آرزو ہیں علیؑ

وہ گونجتا ہے لہو بن کے دل کی دھڑکن میں
قسم خدا کی قریب رگ گلو ہیں علیؑ

نگاہ ڈال ہر اک کم نسب کے چہرے پر
کہ آج پھر مرا موضوع گفتگو ہیں علیؑ

ہے اس کا نقش قدم تیرے ارتقا کا جواز
اے کائنات تری قوت نمو ہیں علیؑ

کھلی کتاب ہیں سمجھو اگر اسے ورنہ
خود اہل حق کے لئے حرف جستجو ہیں علیؑ

علیؑ کچھ ایسے محمدؐ کی ذات میں ضم ہیں
نبیؐ کو دیکھ کے لگتا ہے ہُو بہو ہیں علیؑ

جو اک زمانے کو سیراب کر، تا رہتا ہے
خود اپنی ذات میں اک ایسا آبجو ہیں علیؑ

اسی کے دم سے ہے انسانیت کو حرف دوام
قبائِ فکر دریدہ ترا رفو ہیں علیؑ

بدن کا جس کے پسینہ گلوں کا زیور ہے
بجا نہیں ہے یہ کہنا کہ مُشک و بُو ہیں علیؑ

خدا کی ذات پہ آیات وبینات ہیں یہ
علیؑ کا طرز محمدؐ نبیؐ کی خُو ہیں علیؑ

نجابتوں کے سبھی سلسلے اسی سے ہیں
اے شہزادیٔ عصمت ترا "کفو" ہیں علیؑ

یہی نجات دہندہ ہیں آدمیت کے
خدا نے جس کو کہا ہے وہ "تفلحو" ہیں علی

ہر ایک بوند سے جس کے اُبل رہی ہے حیات
"مئے الست" ہے جس میں وہی سبو ہیں علی

یہ پستیوں کا تصور علیؑ کی ذات کے ساتھ ! علیؑ عُلا ہیں ، علیؑ ہیں علیؑ ، عُلو ہیں علیؑ
قیام عدل پہ کرتے ہیں دشمنوں سے نَبرد دم مصاف بھی اک ایسے جنگجو ہیں علیؑ
پلا رہے ہیں وہ شربت خود اپنے قاتل کو بھلا کب اپنے عدو کے لئے عدو ہیں علیؑ
یہ تذکرے ہیں اُسی کی حکاتیں اُس کی کہ آج سینہ بہ سنہ ہیں "کو بکو" ہیں علیؑ
بتا رہا ہے یہی دعویٔ "سلونی" خود یہ "اہل ذکر" ہیں معنیٔ "فسئلو" ہیں علیؑ
منافقوں کو یہی تو گراں گزرتا ہے ہر اک محاذ پر دیکھو تو سرخرو ہیں علیؑ
ہر ایک بات کا اک اختتام ہوتا ہے کبھی جو ختم نہ ہوگی وہ گفتگو ہیں علیؑ
کرو سوال نکیرین اب اجازت ہے کہ میری قبر میں اب میرے روبرو ہیں علیؑ
مرے سخن کو وہی اعتبار دیتے ہیں میرے حریف سخن میری آبرو ہیں علیؑ

# غدیر میں

مہدی باقر معراجؔ

ارشاد حق، ارادۂ یزداں غدیر میں
پورے ہوئے رسول کے ارماں غدیر میں

دستار و کج کلاہی کا طوفان تھم گیا
ہے تاج پوش، فخر سلیماں غدیر میں

صبح امید ہے پئے ارباب ولایت
ہے دشمنوں کی شام غریباں غدیر میں

بعد رسول، دین خدا کو ہوا نصیب
اک کربلا میں ایک نگہباں غدیر میں

قرآں کو محافظ ملا اسلام کو وارث
ایمان ہوا صاحب ایماں غدیر میں

دست علی کے لطف و کرم سے نبی کے
سلجھی ہے تیری زلف پریشاں غدیر میں

بدر و حنین میں نہ کسی اور جنگ میں
تبلیغ دین حق ہے نمایاں غدیر میں